فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

DARUL IFTA DARUL ULOOM
FAIZAN-E-TAJUSHSHARIYA
Shikarpur Chaudhri, Izzat Nagar, Bareilly Shareef
(U.P.) India Pin - 243122 +91-9412684116
www.daruliftabareilly.com bareillydarulifta@gmail.com
Darul Ifta Bareilly

دارالافتاء دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ
شکارپور چودھری عزت نگر بریلی شریف

Ref.
Fatwa No. 797
Date 09/10/2021

بدمذہبوں سے ہارنے پر ان کا مذہب قبول کرنے کی بات کرنا

زید نے بدمذہبوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں کا عقیدہ کوئی قرآن وحدیث کے خلاف ثابت کردے تو اس کو ۵۱/ہزار کا انعام ملے گا، اور ہم تمہارا (یعنی بدمذہبوں کا) دین ومسلک بھی قبول کرلیں گے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا یہ کہنا ازروئے شرع کیسا ہے؟

مستفتیان: عوام اہل سنت، قصبہ رچھا، بریلی شریف

باسمہ تعالی والصلاۃ والسلام علی رسولہ الاعلی

الجواب: اہل سنت وجماعت فرقہ ناجیہ ہے برصغیر کے مختلف فرقے خود کو مسلمان کہہ کر ایمان واسلام کی غلط توضیح وتشریح کرکے اپنے باطل مذہب کو عام کرنے کی کوششیں کرتے رہے ہیں ان کے مقابل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے دلائل وبراہین سے باطل کا رد کیا، حقانیت و صداقت کو اپنی توضیحات وتشریحات سے لوگوں پر واضح فرمایا۔ بلاشبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وخلف وسلف کے طریقے پر ہیں اور تمام باطل فرقوں کے مقابل انہیں کا طریقہ حق وصواب وراہِ نجات ہے لیکن پھر بھی زید کا بدمذہبوں سے اس طرح چیلنج کرنا کہ شکست کی صورت میں وہ ان کا باطل مذہب اختیار کرلے گا یہ سخت ناجائز وحرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے جیسا کہ حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی دمشقی شافعی تحریر فرماتے ہیں:

”(فصل) يحرم أن يقول إن فعلت كذا فأنا يهودي أو نصراني أو بريء من الإسلام ونحو ذلك فإن قاله وأراد حقيقة تعليق خروجه عن الإسلام بذلك صار كافرا في الحال وجرت عليه أحكام المرتدين وإن لم يرد ذلك لم يكفر لكن ارتكب محرماً فيجب عليه التوبة وهي أن يقلع في الحال عن معصيته ويندم على ما فعل ويعزم على أن لا يعود إليه أبدا ويستغفر الله تعالى ويقول: لا اله الا الله محمد رسول الله“۔ (الأذكار من كلام سيد الأبرار، باب فی الفاظ يكره إستعمالها، ج:۱، ص:۴۳۴، مکتبہ نزار مصطفی الباز)

ملفوظات اعلیٰ حضرت میں ہے:

”حرام ہے، اور اگر دل میں ہے کہ دوسرا شخص غالب ہوگا تو وہ شخص اپنے مذہب کو چھوڑ دے گا تو یہ کفر ہے۔ ائمہ کرام کی تصریح ہے کہ جو شخص کفر کا ارادہ کرے مضافا یا معلقا ابھی کافر ہوگیا مضافا یہ کہ مثلا ارادہ کرے بیس برس بعد کفر کرے گا تو ابھی کافر ہوگیا کہ کفر پر راضی ہوا، اور معلق کی شکل یہ ہے کہ اگر وہ کام ہوجائے یا نہ ہو تو وہ شخص کفر کرے گا ہاں اگر دل میں یہ ہے کہ یقینا میں ہی غالب آؤں گا تو کفر نہیں“۔ (الملفوظ، حصہ:۴، صفحہ:۳۴۷، مکتبہ قادریہ)

صورت مسئولہ میں اگر زید کا دل اس بات پر مطمئن تھا کہ وہ ہی غالب ہوگا تو کفر نہیں ہے البتہ اس طرح کہنا سخت ناجائز وحرام ہے اور اگر

معاذاللہ! زید مستقبل یا فی الحال کفر پر راضی ہے تو یہ کفر ہے۔ اگر زید کا دل ایمان و اسلام پر مطمئن ہو پھر بھی زید پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس شنیع وقبیح کلام سے توبہ ورجوع کرے، علامہ محمد بن علی بن علّان البکری تحریر فرماتے ہیں:

"یستحب لکل من تکلم بکلام قبیح ان یستغفر اللہ وتجب التوبة من کلام محرم"۔(الفتوحات الربانیة، جلد: ۴، صفحہ: ۵۲، دار الکتب العلمیة بیروت)۔ واللہ تعالی أعلم

کتبہ محمد عادل رضا الماتریدی غفرلہ
دارالافتادارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف
۲ ربیع الاول شریف ۱۴۴۳ھ

صح الجواب واللہ تعالی اعلم
محمد راحت خاں قادری غفرلہ القوی
دارالافتادارالعلوم فیضان تاج الشریعہ، بریلی شریف
۲ ربیع الاول شریف ۱۴۴۳ھ